بعد اس صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ اسمبلی میں اپنے نمائندہ ارکان کو مامور کیا کہ وہ یہ مسئلہ اعلیٰ سطح پر اٹھائیں۔ تو دوسری طرف مجلس عمل نے اپنے اجلاس سے جوش و عمل اور باہمی اتحاد برقرار رکھنے کا بھی ثبوت دیا۔ اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر مجلس عمل کی بقاء کتنی ضروری ہے۔؟ الحمدللہ کہ اس کا احساس مجلس عمل میں شامل جماعتوں کو بھی ہے اور کسی صاحب بصیرت کو اس سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ بہرحال قادیانی مسئلہ کے بارہ میں اب تک عملی صورتحال مجلس عمل اور عام مسلمانوں کو نگاہ میں رکھنی چاہئے۔ اور حکومت کو بھی اب وہ تمام تقاضے جلد ہی پورے کر دینے چاہئیں۔ جو اس مسئلہ میں اللہ، رسول، اسلام، آئین، جمہوریت، اخلاق، سیاست اور عقل و خرد ہر لحاظ سے تقاضائے تکمیل کرتے ہیں۔

علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ کے بعد علامہ ظفر احمد عثمانیؒ کی جدائی

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ علامہ یگانہ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ملت اسلامیہ کو داغ مفارقت دے گئے جو اپنے تبحر علمی، وسعت مطالعہ، سادگی قناعت زہد و تقویٰ کے لحاظ سے اسلاف دیوبند کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھے، چلتا پھرتا علم اور زندہ کتب خانہ، علم اور کتابوں میں محو و مخمور۔ بات سے بات نکلتی اور عام فہم باتوں کا سرا بھی علم کے پیچیدہ عقدوں اور کلام و فلسفہ کے غوامض سے جا ملتا۔ اور پھر چٹکیوں میں ہر مسئلہ سلجھا بھی دیا جاتا۔ علم اور مطالعہ کی دنیا میں ان پر جذب و وارفتگی کی ایسی کیفیت طاری رہتی جس کی مثالیں ہمارے عروج علمی کے روشن ماضی میں مل سکتی ہیں۔ اور جو جہل و سطحیت کے اس طوفانی دور میں عنقا ہوتی جا رہی ہیں۔ علامہ کاندھلویؒ کی جدائی کے ماتم سے ابھی علمی اور دینی ایوان فارغ نہیں ہوئے تھے کہ علم و سیاست میں مولانا کاندھلویؒ کے مکتبِ فکر ہی کے ایک اور ممتاز بزرگ اور رہنما حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی قدس سرہ العزیز کا بھی وصال ہو گیا۔ سیاسی نظریات اور طرز عمل میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن جو علم، دین اور عمل ہمارے اسلاف کا طغرۂ امتیاز ہے۔ اس سے کسی متعصب مخالف کا بھی انکار کرنا علم کی ناقدرشناسی ہے۔ علامہ عثمانی مرحوم بھی مطالعہ، تصنیف، درس و تدریس، وعظ و تبلیغ جذبۂ علم و عمل میں اپنے اسلاف کی روایات کے امین تھے اور نہایت ہی واجب الاحترام شخصیت برصغیر میں علم حدیث اور فقہ حنفی کی خدمت کرنے والے اکابر میں ان کا نام سرفہرست رہے گا۔ رہ گئیں ملی خدمات اور قیام پاکستان کیلئے ان کی جدوجہد، تو جس جرنیل نے عمر بھر پاکستان کی خاطر پاپڑ بیلے تو کیا اپنوں سے بھی جھگڑا مول رکھا اور جس

باقی صفحہ ۵۶ پر